گر تو برا نہ مانے!

تحریر: محمد رمضان یوسف

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنی لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے کہ جن کا شمار ناممکن ہے۔ انہی نعمتوں میں سے ایک دودھ کی نعمت ہے۔ جس کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

و ان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث و دم لبنا خالصا سائغا للشربین (النحل: ۶۶)

اور تمہارے چارپایوں میں بھی (مقام) عبرت ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔

اس آیت مبارکہ سے اللہ کی قدرت کاملہ اور کاریگری کا پتہ چلتا ہے کہ ایک طرف خون کی انتڑیاں ہیں اور دوسری طرف گوبر کی' اور پھر انکے درمیان ایسی انتڑی ہے کہ جس سے خالص دودھ نکلتا ہے۔ جس میں نہ خون کی آمیزش ہوتی ہے اور نہ ہی گوبر کی۔ جس کے پینے سے طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ کیا واقعی طبیعت خوش ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں 'کیونکہ خالص دودھ بڑی مشکل اور قسمت سے میسر ہوتا ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ مل بھی جائے تو ملاوٹ شدہ دودھ استعمال کرنے سے ہمارے نظام ہضم میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اسے ہضم کر سکے۔

دودھ میں ملاوٹ کرنے اور اس میں پانی ملانے سے تو الا ما شاء اللہ چند ایک لوگ ہی اللہ کی توفیق سے بچتے ہوں گے' ورنہ معاملہ بڑا خراب ہے۔ دودھ میں پانی تو کیا' پانی میں دودھ ملایا جاتا ہے۔ بلکہ کئی لوگ تو آب شدہ دودھ میں خشک دودھ ملا کر تاکہ گاڑھا ہو جائے گاہکوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں۔

حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ خالص چیز میں ملاوٹ کر کے مکرو فریب سے چیز بیچنا اور روزی کمانا بڑا سخت جرم اور گناہ ہے۔ اور ایسا کرنے والا مسلمان تو کیا اس کا نبی علیہ السلام سے کچھ بھی تعلق باقی نہیں رہتا' کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے من غش فلیس منا جو ہم کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (صحیح مسلم مترجم جلد ۱ صفحہ ۱۹۵)

اور ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

من غش منا والمکر والخدع فی النار

جو فریب دے وہ ہم میں سے نہیں اور ایسا کرنے والا جہنمی ہے۔

(ترغیب و ترہیب' طبرانی)

اور دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ لا تشربوا اللبن للبیع بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملاؤ۔ (بیہقی و ترغیب)

ان احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ کسی بھی چیز میں ملاوٹ کرنے سے گریز کریں۔ اور نہ ہی دھوکہ فریب سے روزی کمائیں۔ کیونکہ ایسی کمائی خالصۃ حرام کی کمائی ہے اور حرام کبھی بھی فائدہ نہیں دیتا۔

ہمارے دیکھنے میں بارہا یہ چیز آئی ہے کہ جو لوگ دھوکہ و فریب دے کر ناجائز طریقے سے حرام کماتے ہیں پھر ان کی دولت نکلتی بھی ایسے ہی ہے۔ یعنی کبھی کوئی بیماری لگ گئی اور کبھی کوئی آفت و مصیبت آن پڑی' جس میں سب مال و متاع پانی کیطرح بہہ گیا۔ نبی علیہ السلام ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پہلے زمانے میں ایک شخص دودھ میں پانی ملا کر بیچا کرتا تھا۔ ایک بار دودھ فروخت کر کے واپس آ رہا تھا کہ راستے میں کشتی میں سوار ہونا پڑا۔ جس کشتی میں سوار ہوا اس میں ایک بندر بھی تھا۔ جب کشتی دریا کے درمیان میں پہنچی تو بندر اس کے روپوں کی تھیلی لے کر اوپر والی بلی یا مستول پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے روپوں کی تھیلی میں سے ایک روپیہ پانی میں پھینکتا اور ایک

اس شخص کے سامنے ڈالتا جاتا۔ اس طرح آدھا روپیہ پانی میں اور آدھا روپیہ اس کے آگے ڈال دیا۔ گویا پانی کا روپیہ پانی میں ڈالا اور دودھ کا اس کے سامنے پھینکا۔ (ترغیب و مسند احمد)

ایک دودھ فروش کا عبرت آموز انجام تو میں نے خود دیکھا ہے کہ ہمارے گاؤں کے ایک دودھ فروش نے دودھ میں پانی ملا کر خوب دولت کمائی۔ اس کے ہاں پیسے کی اس قدر ریل پیل تھی کہ بڑے بڑے صاحب دولت اس پر رشک کرتے تھے۔ بالآخر وہ وقت بھی آگیا کہ جب کچھ لوگوں نے اسے دھوکہ دے کر اس سے ہزاروں روپے ہتھیا لئے۔ کثیر رقم چھن جانے کا اس گوالے پر اس قدر اثر اور صدمہ ہوا کہ وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ یعنی پاگل ہو گیا۔ آج جب ہم اس کی حالت کو دیکھتے ہیں تو بڑی عبرت ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کرتا ہوا اکثر یہ الفاظ کہتا ہے کہ اگر دودھ میں پانی نہ ملاتا تو مجھے ایسے حالات کا سامنا نہ کرنا پڑتا مگر........

اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے جس پر برستی ہے تو پھر وہ اس سے بچ نہیں سکتا واقعی

ان بطش ربک لشدید

بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

ہمارے گاؤں ہی کی ایک عورت کا واقعہ ہے کہ وہ دودھ دھوتے ہی اس میں پانی ملا دیا کرتی تھی۔ ایک روز منہ اندھیرے اس عورت نے کھیتوں میں واقع اپنے ڈیرے میں دودھ دھویا اور پھر کھیتوں کو سیراب کرنے والے چھوٹے نالے سے جسے پنجابی میں کھالہ کہا جاتا ہے۔ اس سے دودھ میں پانی ملا دیا۔ اتفاق سے ایک مینڈک بھی دودھ میں پڑ گیا۔ گوالے نے جب شہر میں دکان پر دوسرے

برتن میں دودھ انڈیلا تو مینڈک چھلانگ لگا کر باہر کود پڑا' دکان پر بیٹھے ہوئے لوگ حیران و ششدر رہ گئے۔ اور جو حالت اس گوالے کی ہوئی وہ بھی ناقابل بیان ہے۔ اس واقعہ کو جب گوالے نے اس عورت سے بیان کیا اور دودھ میں پانی ملانے سے منع کرتے ہوئے کہا کہ تم نے پہلے ہی اس دودھ میں پانی ملا دیا تو پھر میں اس میں کیا ملاؤں گا تو اس عورت نے بڑی ڈھٹائی اور بیباکی سے کہا کہ دودھ بھی تجھی کو بیچنا ہے اور اس میں پانی بھی ضرور ملاؤں گی۔

چنانچہ اس عورت کو یہ بات کہے ہوئے ابھی تین دن ہی گزرے تھے کہ وہ ایک لڑائی میں بڑے ہی برے طریقے سے اپنی ہی لخت جگر کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ یہ واقعہ غالبا ۱۹۷۸ء کا ہے۔ آج تقریبا ۱۸ برس ہمیں فیصل آباد آئے ہوئے ہو گئے ہیں لیکن یہ واقعہ اب تک ذہن سے محو نہیں ہو سکا۔

اور پھر یہ کہ گاؤں سے دودھ اکٹھا کر کے شہر میں دودھ سپلائی کرنے والے گوالوں کے گھر ہمارے گھر کے بالکل سامنے تھے۔ اس لئے ایسے واقعات پیش نظر رہتے تھے۔ عقل و خرد رکھنے والوں کے لئے انہی واقعات میں عبرت و نصیحت ہے۔ آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کا ایک لڑکی کا ایمان افروز واقعہ تحریر ہے جس کی اس دور میں مثال لانا محال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم "روضۃ الاحباب" میں بیان کرتے ہیں کہ ایک رات مدینہ منورہ میں امیر المومنین گشت کر رہے تھے کہ ایک مکان کی دیوار سے کان لگا کر کچھ سننے لگے۔ اندر سے ایک عورت اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ دودھ میں پانی ملا دو' تو لڑکی نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے اعلان کروایا ہے کہ کوئی شخص دودھ میں پانی نہ ڈالے۔ بڑھیا نے کہا اعلان تو ٹھیک ہوا ہے مگر امیر المومنین اس وقت کہاں ہم کو دیکھ رہے ہیں؟ لڑکی نے کہا امی جان یہ بات ہمارے لئے لائق نہیں کہ ظاہر میں تو ہم ان کی اطاعت کریں اور باطن میں ان کی نافرمانی کریں۔ اگر ہمارے اس فعل کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہے تو اس کا

اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس لڑکی کے جواب سے بڑے خوش ہوئے اور فرمانے لگے اسلم اس مکان پر نشان لگادو۔ چنانچہ صبح ہونے پر عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان پر آدمی بھیج کر بڑھیا اور اس کی بیٹی کو اپنے دربار میں طلب کیا اور رات والے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ پھر فرمانے لگے اے بڑھیا! اگر تو اجازت دے تو تیری لڑکی کا نکاح اپنے لڑکے سے کردوں کیونکہ میں اس کی امانت و دیانت پر بہت خوش ہوا ہوں۔ لہٰذا اجازت ملنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دیا۔

مورخین نے لکھا ہے کہ اس لڑکی کے بطن سے عمر بن عبدالعزیزؒ پیدا ہوئے وہ عمر بن عبدالعزیز کہ جس کے دور میں شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پیتے تھے۔ (مواعظ طارق حصہ سوم ص ۱۷۱)

کاش ! ہمارے دل میں بھی اس نیک اور صالح لڑکی کی طرح خوف خدا ہو اور ہمیں ہر وقت یقین ہو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ تو پھر ہم کبھی بھی ناجائز کام نہ کریں۔ بہرحال ہم نے تو ایک مسلمان ہونے کے ناطے خیر خواہی کا جذبہ لے کر اصلاح معاشرہ کے لئے کچھ باتیں اور حقائق رقم کئے ہیں امید ہے کہ ہر مسلمان بھائی اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے معاشرے کی اصلاح کے لئے کوشش و جستجو کرے گا۔ اللہ اس کار خیر کی توفیق دے آمین یا رب العالمین

وما علینا الا البلاغ المبین

1997ء
[illegible]
6216